

ضد کی سزا

تحریر: معظم جاوید بخاری





ضد کی سزا

تحریر: معظم جاوید بخاری

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک ننھا منسا بھالوا اپنے والدین کے ساتھ رہتا تھا۔ اس کا نام چٹکی تھا۔ چٹکی بڑا شرارتی اور نٹ کھٹ بچہ تھا۔ وہ ہر وقت شرارتیں کیا کرتا اور اپنے ماں باپ کو خوب ستاتا۔ اس کا باپ اسے اکثر سمجھاتا کہ میرے پیارے بیٹے! ہر وقت شرارتیں کرنا اچھی بات نہیں مگر چٹکی کے کان پر جوں بھی نہیں رینگتی۔ کبھی کبھار تو اس کا باپ غصے میں آ جاتا اور اسے خوب ڈانٹتا۔ اس وقت چٹکی دبک کر چھپ جاتا اور کچھ دیر کیلئے شرارتیں بند کر دیتا مگر جونہی اس کے باپ کی توجہ کسی اور طرف ہوتی تو وہ پھر سے شرارتوں میں لگ جاتا۔ وہ یہ بات جانتا تھا کہ شرارتیں کرنا اچھی بات نہیں ہے اور ماں باپ کو ستانا بھی نہیں چاہئے مگر جب اسے کوئی چیز دکھائی دیتی تو وہ یہ سب بھول جاتا اور موقع کا بھرپور فائدہ اٹھاتا۔ چونکہ چٹکی اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تھا اس لئے وہ لاڈلا بھی تھا۔ اس کے ماں باپ بڑی محبت سے پیش آتے اور اس کی شرارتوں کو اکثر نظر انداز کر دیا کرتے۔ اس کا باپ جب دفتر چلا جاتا تو وہ گھر میں اکیلا رہ جاتا۔ اسے ابھی سکول میں داخل نہیں کرایا گیا تھا۔ وہ اپنے کھلونوں سے خوب کھیلتا۔ شرارتی ہونے کے باوجود اس کے سارے کھلونے بالکل صحیح سلامت تھے۔ ایک کھلونا بھی ٹوٹا ہوا نہیں تھا۔ جب اس کی ماں کو سودا سلف لینے کیلئے گھر سے باہر جانا پڑتا تو وہ اسے اپنے ساتھ لے جاتی۔ اس کی ماں خریداری کرتی اور وہ رنگ برنگی چیزوں کو دیکھ کر خوش ہوتا۔ اکثر وہ اپنی ماں سے سودا سلف کا تھیلا لے لیتا کہ وہ اٹھانے میں اس کی

مدد کرے گا مگر سامان بھاری ہوتا تھا کچھ ہی پل بعد وہ سامان کا تھیلہ ماں کی طرف بڑھا دیتا۔

اُس دن تو اس کی خوب موج ہوتی جب اس کی ماں خریداری کیلئے بڑے سٹور میں جاتی۔ وہاں سامان باہر لانے کیلئے ٹرالیاں ملتی تھیں۔ اس کی ماں اپنے سامان کیلئے ایک ٹرالی کھینچ لیتی تو وہ اسے خوب دھکیلتا اور خوش ہوتا۔ اس کی ماں ضرورت کی چیزیں خانوں سے نکال کر ٹرالی میں جمع کرتی رہتی اور وہ ٹرالی کے چاروں طرف مچلتا رہتا۔ وہ کبھی ٹرالی کے اوپر چڑھنے کی کوشش کرتا تو کبھی اس کے دستے پر لٹک کر جھولے لیتا۔

ایک دن کی بات ہے کہ وہ اپنی ماں کے ساتھ بڑے سٹور میں پہنچا۔ اس کی ماں نے سب سے پہلے آلو کا پیکٹ ٹرالی میں ڈالا اور پھر چند ڈبے اٹھا کر ٹرالی میں ڈال دیئے۔ چٹکی ان ڈبوں کی طرف غور سے دیکھنے لگا کیونکہ وہ بڑے خوبصورت اور رنگ برنگ تھے۔ ان میں کیا تھا؟ یہ تو اسے معلوم نہیں تھا۔ کچھ دیر بعد اس کی ماں نے ایک چھوٹا سا خوبصورت مرتبان ٹرالی میں ڈالا۔ اس میں سنہرے رنگ کی کوئی چیز چمک رہی تھی۔ چٹکی کو وہ مرتبان بڑا بھلا لگا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے اٹھانا چاہا مگر ماں نے منع کر دیا۔ اس کی ماں نے اس کیلئے مکئی کے دانے لئے، جنہیں جب بھونا جاتا ہے تو وہ پھول کر بڑے بڑے ہو جاتے تھے۔ اس کی ماں نے دوسری چیزیں بھی خریدیں مگر





چٹکی کا دل تو اس مرتبان سے چمٹ کر رہ گیا تھا۔ اس میں جو بھی چیز تھی وہ بڑی دلکش اور عمدہ لگتی تھی۔

چٹکی نے اپنی ماں سے اس کا نام پوچھا تو اس نے لا پرواہی سے ایک نام بتایا۔ چٹکی وہ نام سن نہیں پایا تھا، اسے سمجھ نہیں آیا کہ اس کی ماں نے اسے چند لمحے پہلے کیا بتایا تھا؟ اس نے دوبارہ نام پوچھنے کی کوشش کی مگر اس کی ماں خریداری میں مصروف تھی اس لئے اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ اپنی ماں کے ساتھ سٹور سے باہر نکلا۔ اس کی ماں نے ٹرائل میں سامان نکالا اور اپنی گاڑی میں رکھا۔ چٹکی اپنی ماں کے ساتھ گھر واپس آ گیا۔

دوپہر ڈھل رہی تھی۔ اس کی ماں نے جلدی جلدی ایپرن پہننا اور کھانا پکانے میں مصروف ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کا باپ بھی دفتر سے واپس آ گیا۔ اس کی ماں نے رنگ برنگے ڈبوں میں اُبلے ہوئے مٹر نکالے اور انہیں گھی میں ڈال کر بھون دیا۔ مٹر بھن کر گر گرے ہو گئے۔ گھر میں بڑی مزیدار مہک پھیلی ہوئی تھی۔ مہک سونگھ کر چٹکی

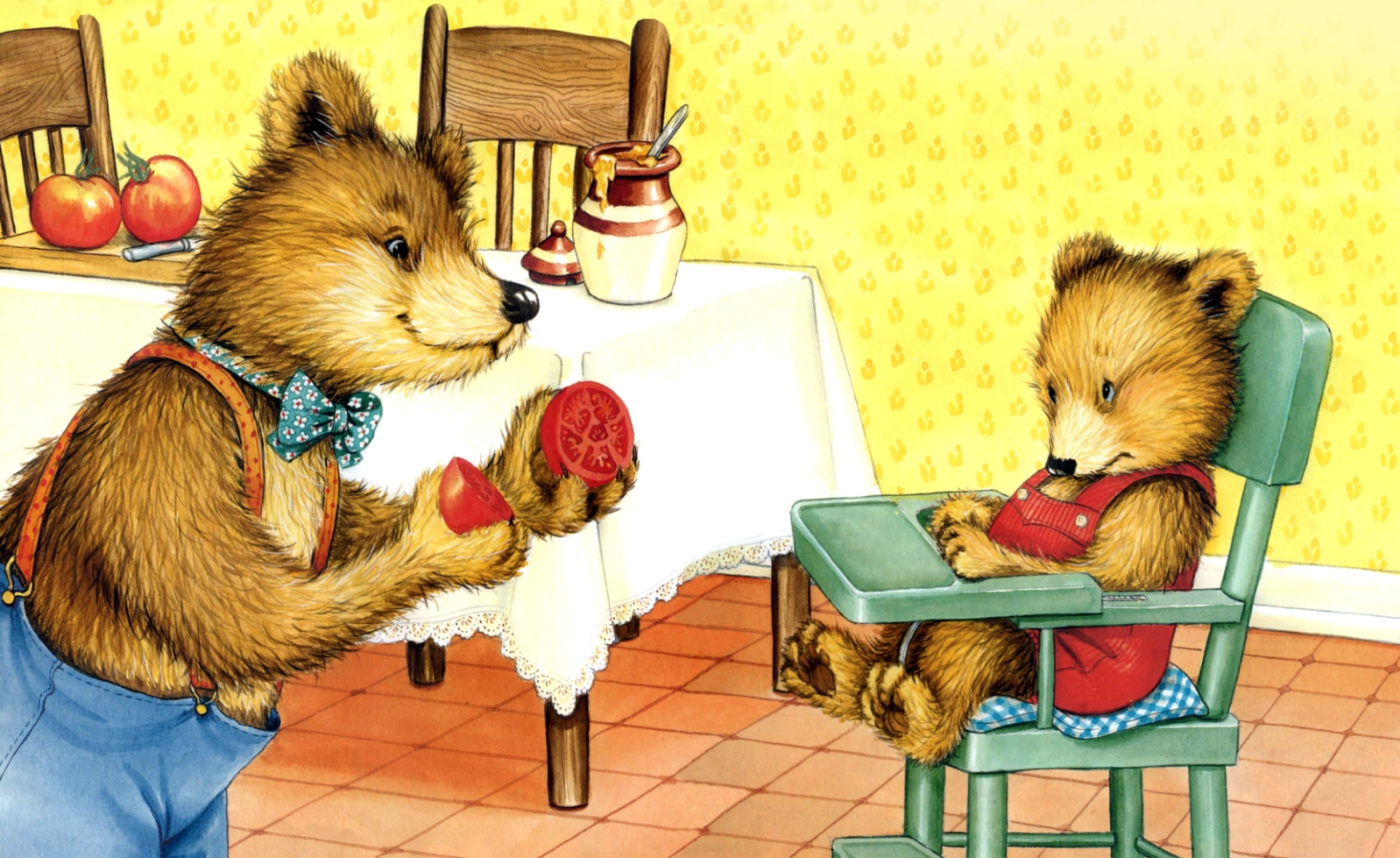
کے پیٹ میں چوہے ناچنے لگے۔ اس کا بڑا دل چاہا کہ وہ جلدی جلدی کھانا کھالے مگر اس کی ماں ابھی پکار رہی تھی۔ اس نے اپنے باپ کے ساتھ ہاتھ دھوئے اور اپنی کرسی پر جم کر بیٹھ گیا۔ جونہی اس کی ماں نے مٹر کی پلیٹ اس کی طرف بڑھائی تو اسے یاد آ گیا کہ مرتبان میں موجود چیز کا ذائقہ اس مہک سے اچھا ہو سکتا ہے۔ اس نے منہ بسور لیا اور مٹر کھانے سے انکار کر دیا۔

چٹکی کے باپ کو بڑی حیرت ہوئی کہ چٹکی کھانا کیوں نہیں کھا رہا ہے؟ اس نے اس کے پاس آ کر پیار سے پچکارا اور ماتھے پر ہاتھ رکھ کر دیکھا کہ کہیں اسے بخار تو نہیں ہو گیا۔ چٹکی تو مرتبان کی چیز کھانے کا ارادہ کئے ہوئے تھا۔ باپ نے پیار سے پوچھا تو اس نے اوں اوں کر کے منہ پھیر لیا۔ اس کی ماں بھی چولہے سے ہٹ کر اس کے قریب آ گئی اور پیار سے پچکارنے لگی۔ وہ دونوں کوشش کر رہے تھے کہ چٹکی ضد چھوڑ کر مٹر کھالے تاکہ اس کا پیٹ بھر جائے۔ مگر چٹکی کے دماغ پر مرتبان کی دھن سوار تھی۔ وہ چونکہ اس چیز کا نام نہیں جانتا تھا اس لئے صاف کہہ بھی



نہیں سکتا تھا کہ اسے وہ چاہئے، اس نے سوچا کہ اگر وہ یونہی ضد کرتا رہے گا تو شاید اس کے ماں باپ مرتبان کی سنہری چیز اس کے حوالے کر دیں۔ جب کئی منٹ گزر گئے اور چٹکی نے ضد نہیں چھوڑی تو اس کے باپ نے فریج میں سے تازہ سرخ ٹماٹر نکالا اور اس کی قاشیں بنا کر اسے کھانے کیلئے دیں، ٹماٹر بڑے مزیدار ہوتے تھے، یہ بات چٹکی جانتا تھا۔ اس کا بڑا دل چاہا کہ وہ ٹماٹر لے لے مگر مرتبان کا خیال آتے ہی اس نے دوبارہ اوں اوں کرنا شروع کر دی۔ اس کے باپ نے بڑی کوشش کی کہ چٹکی ٹماٹر کھالے مگر چٹکی تو ٹس سے مس ہونے کو تیار نہ تھا۔

اس کی ماں نے فریج میں سے دلیہ نکالا اور چمچے سے اسے کھلانے کی کوشش کرنے لگی۔ دلیہ بڑا میٹھا اور مزیدار تھا، چٹکی کو انکار کرنا مشکل معلوم ہو رہا تھا مگر مرتبان کی کشش ہی اتنی زیادہ تھی کہ اس نے دلیہ کھانے سے بھی انکار کر دیا۔ اس کے ماں باپ تو یہ سمجھے کہ چٹکی کی طبیعت ٹھیک نہیں۔ اس کے باپ نے فریج میں سے ایک بڑا سا سیب کھانے کیلئے اس کی طرف بڑھایا۔ سیب کو دیکھ کر چٹکی کے منہ میں پانی بھر آیا مگر اس نے مرتبان کی طرف دیکھا جو سامنے میز پر رکھا ہوا تھا اور اس میں سنہری چیز چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے سر ہلا کر سیب کھانے سے انکار کر دیا۔





پھر اس کے باپ نے فرج میں مکھن لگا پنیر نکالا اور اس کی ماں کے ہاتھ میں دیا تاکہ وہ اسے پیار سے کھلائے۔ مکھن لگا پنیر دیکھ کر چٹکی کو سانس لینا مشکل محسوس ہوا۔ روز روز مکھن لگا پنیر کھانے کو نہیں ملتا تھا۔ یہ بڑا عمدہ موقع تھا مگر اس کی نگاہ ایک بار پھر مرتبان پر پڑی تو اس نے مکھن لگا پنیر کھانے سے بھی انکار کر دیا۔ اس کے ماں باپ پریشان ہوئے۔ انہیں سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ چٹکی کو بیٹھے بٹھائے کیا ہو گیا ہے؟ اتنی ساری چیزیں دیکھ کر بھی اس کی بھوک چمک نہیں پائی۔

چٹکی نے جب دیکھا کہ کوئی مرتبان کی طرف توجہ نہیں دے رہا تو اس نے رونا شروع کر دیا۔ اس کے ماں باپ اور زیادہ پریشان ہو گئے۔ اس کی ماں نے اس کے پیٹ کو دبا کر دیکھا کہ کہیں پیٹ میں درد تو نہیں اُٹھ رہا مگر چٹکی کی نگاہیں مرتبان پر چپکی ہوئی تھیں۔ اچانک اس کے باپ کو پتہ چل گیا۔ اس نے مڑ کر میز کی طرف دیکھا تو وہاں پڑا ہوا چھوٹا سا مرتبان اس کی نگاہوں میں آ گیا۔ وہ فوراً سمجھ گیا کہ اصل معاملہ کیا ہے؟ اس نے آہستگی سے مرتبان اُٹھایا اور اس کا ڈھکن کھول کر چٹکی کے آگے رکھ دیا۔ چٹکی یکدم رونا بھول گیا اور جلدی سے مرتبان کو پکڑ لیا۔ یہ دیکھ کر اس کا باپ ہنس پڑا۔ اس کی ماں بھی سمجھ گئی کہ چٹکی کوئی تکلیف نہیں ہو رہی تھی وہ تو بس یہی چاہتا تھا۔ اس کے باپ نے بتایا کہ اس مرتبان میں شہد ہے مگر شہد زیادہ مقدار میں نہیں کھاتے۔ سلاٹس پر تھوڑا سا لگا



کر کھا لو۔ چٹکی نے جلدی سے مرتبان کو اپنے بازوؤں
میں چھپا لیا۔ اتنی دیر کے بعد تو اسے شہد کا مرتبان ملا
تھا مگر اس میں سے تھوڑا سا کھانا بڑا مشکل تھا۔
شہد کی بھینی بھینی سی خوشبو بڑی مسحور کن تھی۔
چٹکی نے تھوڑا سا شہد چکھ کر دیکھا۔ شہد بڑا
مزیدار اور خوش ذائقہ تھا۔
پھر کیا تھا چٹکی تو سارے کا سارا شہد کھانے کی
ضد کرنے لگا۔ ماں باپ نے کافی سمجھایا کہ شہد
زیادہ کھانے سے دست لگ جاتے ہیں مگر چٹکی تو
بڑا ضدی ثابت ہوا۔

ماں باپ نے تھک ہار کر چمچہ اس کے ہاتھ میں دے

دیا کہ جتنا دل چاہے کھا لو۔ چٹکی تو ایسا شروع ہوا کہ آدھے سے زیادہ شہد کھا گیا۔ شہد بڑا مزیدار تھا۔ ٹماٹر سے
زیادہ، سیب سے زیادہ، مکھن لگے پنیر سے زیادہ۔ جب اس کا دل بھر گیا تو اس نے شہد کا مرتبان واپس لوٹا دیا۔ باقی
دن اس نے خوب مستی میں بسر کیا۔

جب شام ہوئی تو اس کے پیٹ میں مروڑ اٹھنے لگے
اور شدید درد ہونے لگا۔ وہ جلدی سے بیت الخلاء کی
طرف بھاگا۔ وہی ہوا جس کی طرف اس کے باپ
نے اشارہ کیا تھا۔ چٹکی کو دست لگ گئے تھے۔

وہ بار بار بیت الخلاء جاتا اور روتا ہوا واپس آتا۔ اس کی ماں کو جب یہ

پتہ چلا تو اس نے چٹکی کو باپ کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس بھیج دیا۔

ڈاکٹر نے چٹکی کو ایک ٹیکہ لگایا اور کھانے کیلئے بڑی کڑوی دوا دی۔ جب گھر لوٹ کر چٹکی نے وہ دوا کھائی تو
اس کا منہ کڑوا ہو گیا۔ وہ کافی دیر تک نمی نمی کرتا رہا۔ رات کو بھی اسے دوبار بیت الخلاء جانا پڑا۔ جب اگلی صبح ہوئی تو





دستوں میں افاقہ ہو گیا مگر اسے دوا پھر کھانا پڑی جو بڑی
کڑوی اور بد ذائقہ تھی۔ شہد کا میٹھا ذائقہ اور پھر کڑوی دوا کا
ذائقہ۔ وہ رونے لگا۔ اس کی ماں نے شہد کا مرتبان اس کی
طرف بڑھایا کہ وہ مزید شہد کھالے مگر چٹکی کو تو نصیحت مل
چکی تھی کہ جو چیز زیادہ مزیدار ہوتی ہے، وہ زیادہ کھانا
مصیبت کی جڑ ہے۔ اس نے شہد کھانے سے انکار کر
دیا۔ اس کی ماں نے ایک

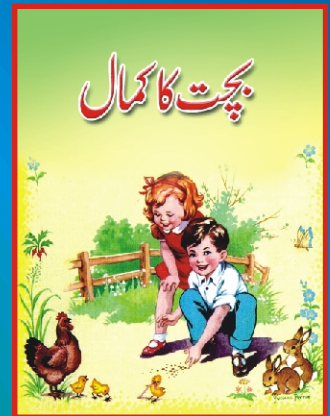
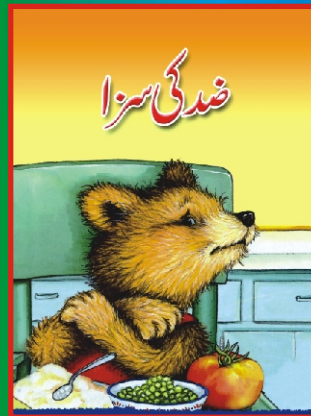
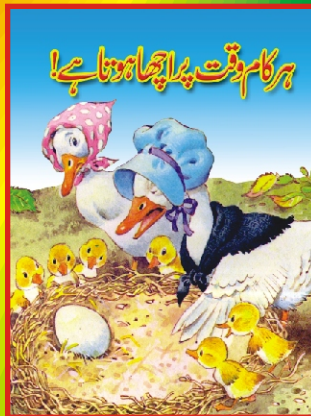
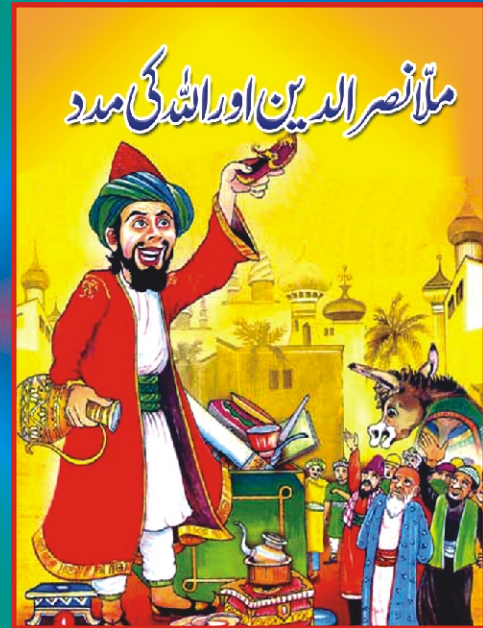
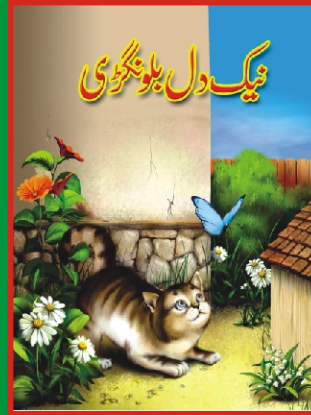
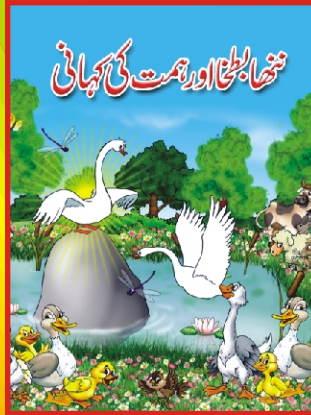
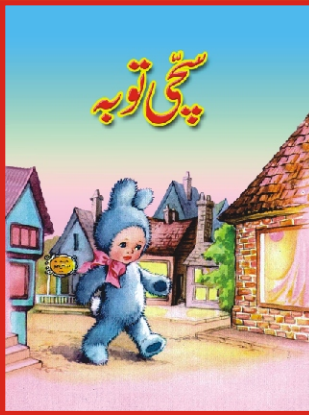
سلاٹس پر شہد لگا کر دیا اور بتایا

کہ ایسے شہد کھانے سے کچھ نہیں ہوتا تو چٹکی نے ڈرتے ڈرتے

سلاٹس لیا اور کھانے لگا۔ اس کے باپ نے سمجھایا کہ زیادہ شہد کھانے سے یہی کچھ ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنے ماں باپ
کی بات مان لیتا اور زیادہ شہد نہ کھاتا تو اسے نہ تو کڑوی دوا کھانا پڑتی اور نہ ہی ٹیکہ لگوانا پڑتا اور نہ ہی اس کے پیٹ
میں تیز درد ہوتا۔ دیکھا بچو! جب ماں باپ کسی چیز کو کھانے سے منع کریں تو رُک جانا چاہئے، نہ ماننے اور ضد کر کے
چیز حاصل کرنے کی صورت میں ہمیشہ برا نتیجہ بھگتنا پڑتا ہے۔



کہانیاں آپ سب کیلئے



Nexage Digital Publishing Company 2nd floor, Rajpoot Market, Urdu Bazar Lahore, Pakistan

نیکس ایج ڈیجیٹل پبلشنگ کمپنی سیکنڈ فلور راجپوت مارکیٹ، اردو بازار لاہور پاکستان